جسمانی حرکات وسکنات سے اظہارِ جرح وتعدیل

Expressions of *Jarh wa Ta'dīl* through Physical Movements and Postures

*حافظ مدثر فاروق

**ڈاکٹر سعید احمد

ABSTRACT

By going through the glory era of Muslim Ummah in history, it was revealed that they had worked with utmost determination and care in publishing and propagating knowledge from generation to generation. In every age and in every class, such people have been born who have proven to be extraordinary Scholars starving for right knowledge rather than the Dumb idlers. They took special care in every type of knowledge and above of the all in Science of hadith that whatever information they have spreading or narrating, did it with full assurity, even in the transcript of the shortest word. The ancient books of Tafsīr are bear witness to this fact. Take the example of Tafsīr Ṭabrī, in which every sentence related to Tafsīr is stated with full authority, except that it is an expression of Ibn Jarīr Ṭabrī's own opinion.

Isnād is more mentioned in the science of hadith, because it is directly related to the Sharīʿah, because like the Qurʾan, the words of the Prophet are also the source of the Sharīʿah. That's why the scholars of Hadith have constantly commented on the authenticity of every hadith and have thoroughly examined every person in it. The individual's memory, hobbies, the status of the sheikhs and teachers, etc. were examined in detail so that the prophetic words could be kept free from the mixture of lies and slander. This is a great scholarly achievement of the scholars of the Muslim Ummah which is unparalleled in the nations of the world. In case the condition of the narrators is objectionable, the narration is invalidated and the words from which the objections are raised are considered as interrogative words (Jaraḥ), while the words through which the reliable status of the narrator of the hadith is clarified are called modification (Tʿadīl).

Regardless of the common words, sometimes the movements and gestures have been used by the scholars in Jaraḥ and Tʿadīl, which was not explicitly Jaraḥ and Tʿadīl, However, the common

*پی ایچ ڈی اسکالر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

**اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

sense and the understanding of the students present in front of the teacher led to the hint of Jaraḥ or Tʿadīl. In the contents of this article, some of the indications, physical movements and postures are mentioned which make the Jaraḥ and Tʿadīl clear.

KEY WORDS:

Science of Hadith, Jaraḥ, Tʿadīl, Gestures, Physical Movements, common sense, Isnād.

جرح وتعدیل کا عمل از خود ایک اجتہادی عمل ہے جس میں بعض نامور صاحبانِ علم وحکمت کی جانب سے ایک راوی کے بارے میں مختلف آراء قائم کی جاسکتی ہیں، تاہم اگر کسی راوی کے بارے میں کثیر تعداد میں علمائے فن کا فیصلہ اثبات یا نفی میں آجائے تو اس سے اختلاف امر محال ہوتا ہے۔ راویوں کے حالات قابلِ اعتراض ہونے کی صورت میں روایت مجروح ہوجاتی ہے اور جن الفاظ سے اعتراضات سامنے آئیں، وہ الفاظ جرح سمجھے جاتے ہیں جبکہ جن الفاظ کی وساطت سے رواۃ حدیث کی لائقِ اعتماد صورتحال واضح کی گئی ہو، انہیں الفاظ تعدیل جبکہ اس عمل کو جرح وتعدیل کہا جاتا ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ جرح وتعدیل کے اظہار کا عمومی طریقہ یا اسلوب تو زبانی بیان ہے جس میں علمائے فن اپنی آراء کا اظہار بذریعہ اقوال کرتے ہیں اور کسی بھی راوی کے بارے میں مجموعی آراء کے تناظر میں اس کی قبولیت یا عدمِ قبولیت کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔

عام الفاظ سے قطع نظر بسا اوقات جرح وتعدیل میں حرکات وسکنات کا استعمال بھی علمائے فن کی جانب سے کیا جاتا رہا جو صراحتاً جرح وتعدیل تو نہ تھی تاہم عرفِ عام کے اطلاق سے اور مجلس میں موجود طالبینِ علم وحکمت کے افہام سے جرح وتعدیل کا حکم سامنے آتا تھا۔

جرح وتعدیل کے عمومی ذرائع کے علاوہ دیگر ذرائع بھی فن اسماء الرجال کی کتب میں موجود ہیں، جس میں جسمانی حرکات وسکنات کے اظہار مثلاً زبان کی طرف اشارہ کرنا، سر یا ہاتھ ہلانا، چہرے کے متغیر تاثرات، ہاتھ جھٹکنا وغیرہ کے ذریعے سے بھی جرح یا تعدیل کا اظہار پایا جاتا ہے۔

سطورِ ذیل میں محدثین کرام میں سے جرح وتعدیل کے ماہرین کی جسمانی حرکات وسکنات کا ایک خاکہ پیش کیا جاتا ہے، جس سے واضح ہوگا کہ ان حرکات وسکنات سے جرح وتعدیل ہوگی یا نہیں اور کیا حرکات وسکنات سے پائی جانے والی جرح یا تعدیل معتبر ہوگی؟ ایسی جرح وتعدیل کی صورت میں احادیث سے استنباطِ مسائل میں رہنمائی لی جائے گی یا انہیں بطور استشہاد اپنایا جائے گا؟

۱۔ چہرے کے تاثرات سے جرح وتعدیل

علمائے فن میں سے ہر عالم کا اسلوب اور انداز الگ طرز کا ہوتا ہے۔ جرح وتعدیل کے معاملہ میں بھی ایسا ہی تھا۔

جسمانی حرکات و سکنات سے جرح و تعدیل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بسا اوقات چہرے کے تاثرات سے اس بات کا اندازہ لگایا جاتا تھا کہ ناگواری کا اظہار کیا جارہا ہے یا رضامندی اور پسندیدگی کا، اسی سے سامنے بیٹھنے والے نتائج کا استنباط کرتے تھے۔ بعض اوقات تو کوئی خاص حرکت کسی خاص عالمِ فن کا خاصہ بھی بن جاتی تھی، جس سے دور دراز کے لوگوں کو بھی سمجھنے میں آسانی ہوتی تھی۔ ذیل میں ایسی ہی چند صورتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(الف) ناگواری کا اظہار

بعض اوقات کسی شخص کے تذکرہ پر یا سماعتِ حدیث یا قرأت حدیث پر محدثین کرام اظہارِ ناگواری فرماتے تھے جیسے کہ ابو نصر التمار، جریر بن حازم کے بارے میں بتاتے ہیں:

"كَانَ جَرِيْرُ بنُ حَازِمٍ يُحَدِّثُ، فَإِذَا جَاءهُ إِنْسَانٌ لاَ يَشتَهِي أَنْ يُحَدِّثَهُ، ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى ضِرْسِهِ، وَقَالَ: أَوَّهْ"۔ [1]

جریر بن حازم گفتگو فرمارہے ہوتے، اگر ان کے پاس کوئی ایسا شخص آجاتا، جسے وہ حدیث سنانا نہیں چاہتے تو اپنے دانت پر انگلی مارتے اور کہتے اوہ۔

گویا اس طریقہ کے ساتھ آپ اظہارِ ناگواری فرمایا کرتے تھے اور یہ آپ کے خاص اسلوب کا حصہ بن چکا تھا۔

(ب) تیوریاں چڑھانا

کسی راوی کے تذکرہ پر محدثینِ کرام میں سے کسی کے چہرے کے تاثرات کا بدلنا اور ناپسندیدگی کا اظہار کرنا، اس کے بارے میں اچھی رائے نہ ہونے کی دلیل ہے۔ اسی قسم کا ایک اسلوبِ جرح ذیل کی روایت میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"سألت يحيى بن سعيد عنه فحمض وجهه وقال كان هالكا من الهالكين"۔ [2]

میں نے یحیٰی بن سعید سے سیف بن وہب التیمی کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے تیوریاں چڑھائیں اور فرمایا: "ہلاک ہونے والوں میں سے ایک ہے"۔

اس روایت میں جسمانی حرکات و سکنات کے ساتھ ساتھ قول بھی جمع ہو گیا ہے اور یوں ان کے قول و فعل کی بدولت بات میں پختگی پیدا ہو گئی ہے۔

(ج) چہرے کے تاثرات کا بدلنا

جرح و تعدیل کی اس نوع میں سے یہ بھی ہے کہ کسی کے تذکرہ پر محدثینِ کرام کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا، جو ان کی جرح و تعدیل پر دال تھا۔

امام احمد کے بارے میں خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں نقل کیا ہے کہ کسی نے کہا: یہاں ایک انسان ہے جو

گمان کرتا ہے کہ اس نے حضرت معاذ سے سماعتِ حدیث کی ہے۔

"فأنكر ذلك، قال: من هو؟ قلت: إبراهيم بن عرعرة، فتغير وجهه ونفض يده، وقال: كذب وزور ما سمعوه منه"۔ [3]

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ وہ کون ہے؟ عرض کی گئی: ابراہیم بن عرعرۃ؛ اس کا نام سنتے ہی امام احمد کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ نے (طیش میں) اپنا ہاتھ جھٹکا اور مزید فرمایا: جھوٹ اور بہتان ہے، اس نے حضرت معاذ سے سماعت نہیں کی۔

اس روایت میں اظہارِ جرح کے لئے امام احمد کا تاثر بھی واضح ہے اور پھر اس حقیقت کو مزید منکشف کرنے کے لئے آپ رحمہ اللہ نے تاثر کے ساتھ الفاظ بھی ادا کیے تا کہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

یہاں یہ حقیقت بھی ذہن نشین رہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسا تاثر جرح ہی کے لیے مخصوص کیا جائے۔ اس سے بعض حالات میں تعدیل کا مفہوم بھی لیا جا سکتا ہے۔ اب اس تاثر سے مراد جرح ہو گی یا تعدیل؟ اس کا انحصار محدثین کرام کے چہرے کی بشاشت و تازگی پر ہے۔ اگر کسی کے تذکرہ پر چہرہ کا رنگ متغیر تو ہو جائے لیکن اس میں بشاشت ہو تو جرح نہیں ہو گی بلکہ تعدیل ہو گی۔ جیسے ابراہیم بن شماس بیان کرتے ہیں:

"سَأَلْتُ وَكِيعًا، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَرَفَعَ حَاجِبَهُ وَقَالَ: إِنَّ لَهُ مَشْيَخَةً، شِبْهَ الرِّضَا"۔ [4]

میں نے وکیع بن الجراح سے النضر بن شمیل کے بارے میں سوال کیا تو ان کا چہرہ متغیر ہو گیا اور نظر اٹھا کر فرمایا: اس کے بڑے شیوخ ہیں۔ (اور یہ چہرہ کا متغیر ہونا ان کی رضا کے مشابہ تھا)

گویا واضح ہوا کہ فقط چہرہ متغیر ہونے سے صرف جرح کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ بعض اوقات سیاق و سباق کو مد نظر رکھتے ہوئے اس تاثر سے تعدیل بھی ثابت ہو گی۔

۲۔ اشارات کے ذریعے اظہارِ جرح و تعدیل

محدثین کرام نے احادیث کو پرکھنے کے لیے ایسا سخت نظام تشکیل دیا، جس کے ذریعے راویانِ حدیث کو ایک کڑے امتحان سے گزرنا پڑتا ہے، جسے جرح و تعدیل کہا جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بعد آنے والے تمام راویان حدیث کے بارے میں محدثین کرام نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور انہی آراء کی روشنی میں علم اسماء الرجال کا فن وجود میں آیا، جس میں تمام راویان حدیث کے حالاتِ زندگی، ان کے شیوخ و تلامذہ کے بارے میں بیان کی گئی آراء جمع کر دی گئی ہیں اور یہ ایسا کارنامہ ہے جس پر اغیار بھی حیرت سے دنگ رہ جاتے ہیں۔ جرح و تعدیل کے اس فن میں بسا اوقات اشارات کی مدد سے بھی کسی نقطہ تک رسائی حاصل کرنا ممکن ہوتی تھی۔ ذیل میں ایسے ہی کچھ اشارات کا تذکرہ

کیا جاتا ہے:

(الف) زبان کی طرف اشارہ کرنا

اگر کسی محدث سے کسی راوی کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ اپنی زبان کی طرف اشارہ کرے تو اس سے مفہوم اخذ کیا جا سکتا ہے کہ وہ اس کو جھوٹا قرار دے رہا ہے۔

"ابو عبد الله احمد بن عیسیٰ بن حسان المصري المعروف بابن التستري: قال أبو زرعة: وَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ مِصْرَ يَشُكُّونَ أَنَّهُ، وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ الْكَذِب"۔ [5]

ابو عبد اللہ احمد بن عیسیٰ بن حسان مصری جو کہ ابن تستری کے نام سے معروف ہے، کے بارے میں ابو زرعۃ بیان فرماتے ہیں کہ شہر والے ان کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار تھے اور پھر ابو زرعۃ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا گویا کہ یوں کہا کہ جھوٹا ہے۔

گویا اشارات و کنایات سے بھی جرح وتعدیل کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔

(ب) منہ کی طرف اشارہ کرنا

بعض حالات میں کسی محدث سے اگر کسی راوی کے بارے میں استفسار کیا جاتا تو وہ محدث منہ کی طرف اشارہ کرتا، جس کا ایک مفہوم راوی کے جھوٹا ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ جیسے نضر بن سلمہ بن شاذان المروزی کے بارے میں مذکور ہے:

"سألنا عَبَّاس العنبري عن النَّضْر بْن سَلَمَة فأشار إِلَى فمه قال ابن عدى أراد أَنَّهُ يكذب"۔ [6]

راوی کہتے ہیں ہم نے عباس عنبری سے نضر بن سلمہ کے بارے میں سوال کیا، پس انہوں نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ جھوٹا ہے۔

اسی طرح سلم بن سالم البلخی کے بارے میں مذکور ہے کہ ابو زرعہ نے فرمایا ہے:

لا يكتب حديثه .وكان مرجئا، كان لا، ثم أومأ بيده إلى فيه، قال ابن أبي حاتم: يعنى لا يصدق"۔ [7]

اس راوی کی حدیث نہیں لکھی جائے گی، وہ مرجئہ تھا، وہ نہیں تھا پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی جانب اشارہ کیا۔ ابن ابی حاتم کا کہنا ہے کہ اس سے مراد یہ تھا کہ اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

اس قسم کے اشارہ سے یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اشارہ راوی کی شراب نوشی کی طرف ہو۔ جیسے عمرو بن مسلم کے بارے میں ہے:

" عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: عَمْرُو بْنُ بَرْقٍ لَهُ

أَشْيَاءُ مَنَاكِيرُ، وَمَعْمَرٌ قَدْ رَوَى عَنْهُ، وَكَانَ عِنْدَهُ لَا بَأْسَ بِهِ، وَكَانَتْ لَهُ عِلَّةٌ، ثُمَّ أَشَارَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ، أَيْ يَشْرَبُ"۔ [8]

عبد الملک بن عبد الحمید فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے؛ عمرو بن برق کے ہاں منکر اشیاء ہیں اور معمر نے اس سے روایت کی ہے کیونکہ ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اس کو ایک بیماری تھی، پھر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا، یعنی وہ شراب نوشی کرتا ہے۔

مندرجہ بالا تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اشارات کے ساتھ جرح و تعدیل محدثین کرام کا اسلوب رہا ہے۔ منہ کی طرف یا زبان کی طرف اشارہ کرنا اکثر اوقات راوی کو جھوٹا ثابت کرتا ہے جبکہ بعض روایات کے مطابق اس قسم کا اشارہ راوی کی شراب نوشی پر دال ہے۔

(ج) ستون کی طرف اشارہ کرنا

اشارات و کنایات کے ضمن میں ستون کی طرف اشارہ کرنے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ بعض محدثین کرام راوی کی توثیق کے اظہار کے لیے اسے ستون سے مشابہ قرار دیتے ہوئے اشارہ کرتے ہیں۔ ستون چونکہ مضبوطی کی علامت ہے اور ستون کسی بھی عمارت میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس قسم کا اشارہ راوی کی ثقاہت پر دلالت کرتا ہے۔ علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

قیس بن ابی حازم کے بارے میں مذکور ہے:

"وقال أبو سعيد الأشج سمعت أبا خالد الأحمر يقول لعبد الله بن نمير يا أبا هشام أما تذكر إسماعيل بن أبي خالد وهو يقول حدثنا قيس هذه الأسطوانة يعني في الثقة"۔ [9]

ابو سعید الاشج فرماتے ہیں، میں نے ابو خالد الاحمر کو عبد اللہ بن نمیر سے فرماتے ہوئے سنا: اے ابو ہشام! کیا تمہیں یاد نہیں کہ اسماعیل بن ابی خالد نے فرمایا تھا: ہم سے قیس "اس ستون" نے بیان کیا۔ یعنی ثقہ ہونے کے اعتبار سے وہ ستون کی مانند ہیں۔

مذکورہ بالا روایت کی روشنی میں واضح ہوا کہ ستون کی طرف اشارہ کرنے سے راوی کی توثیق کرنا مقصود ہوتا ہے۔

(د) ہاتھ سے ترازو کا اشارہ کرنا

بعض محدثین کرام راوی کے اعتدال اور توازن کا اظہار ترازو سے تشبیہ دے کر کرتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان کے بارے میں بیان فرمایا ہے:

" حَدَّثَنِي الميزان، وقال: بيده هكذا كأنه يزن"۔ [10]

المیزان نے مجھ سے حدیث بیان کی اور حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، جیسے کچھ تول رہے ہیں۔

ترازو کے ساتھ تشبیہ دینے میں بھی راوی کی ثقاہت اور عدالت کو واضح کرنا مقصود ہوتا ہے۔

(ر) ہاتھ کو سختی سے بند کرنا

محدثینِ کرام کے ہاں اشارات وکنایات کے ضمن میں ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ کسی راوی کے متعلق آراء کا اظہار کرنے کے لئے اپنے ہاتھ کو سختی سے بند کرتے تھے، اس سے راوی کی شدتِ توثیق کا اظہار ہوتا تھا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی، امام ذہبی اور ابن ابی حاتم رحمھم اللہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل کی شدت توثیق کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو سختی سے بند کیا اور فرمایا:

"وكان ركنا من الأركان "۔ [11]

وہ ارکان میں سے ایک رکن تھے۔

مذکورہ بالا روایت کی روشنی میں ثابت ہوا کہ ہاتھ کو سختی سے بند کرنا راوی کی عدالت کو ثابت کرتا ہے اور محدثینِ کرام اس طریقہ سے بھی راویانِ حدیث کے احوال بیان فرمایا کرتے تھے۔

(ط) ہاتھ ہلانا

بعض اوقات محدثینِ کرام کسی راوی کے بارے میں سوال کے جواب میں صرف ہاتھ ہلا دیتے ہیں، جو کئی احتمالات پر متضمن ہوتا ہے:

ا۔ راوی کے حالات کے بارے میں لاعلمی

جیسے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے جعفر الاَحمر کے بارے میں ہاتھ ہلایا۔

وَسُئِلَ عَن جَعْفَر الْأَحْمَر فَقَالَ بِيَدِهِ لم يلينه وَلم يُضعفهُ[12]

نہ ہی آپ نے ضعیف قرار دیا اور نہ ہی توثیق کی اور یہ راوی کے احوال سے عدمِ واقفیت کی بنا پہ تھا۔

۲۔ راوی کے ضعف کی طرف اشارہ

اگر راوی کے ضعف کی طرف اشارہ ہو تو اس صورت حال میں اس راوی کی وہ حدیث قابلِ قبول ہو گی، جس میں وہ ثقہ راویوں کے موافق ہے اور وہ حدیث ضعیف، منکر ہو گی، جس میں وہ ثقہ راویوں کی مخالفت کر رہا ہو۔ جیسے الحسین بن زید بن علی بن الحسین کے بارے میں ابن ابی حاتم کہتے ہیں:

"قلت لأبي ما تقول فيه ؟ فحرك يده وقلبها - يعني تعرف وتنكر "۔ [13]

میں نے اپنے والد ابو حاتم سے اس راوی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ہاتھ ہلایا اور الٹا

سیدھا کیا یعنی کچھ احادیث معروف ہیں اور کچھ منکر۔

۳۔ ضعیف جرح کی طرف اشارہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت کریمہ تھی کہ وہ راوی کے بارے میں اظہار کرتے ہوئے فرماتے تھے:

"فقال: هو كذا وكذا وحرك يده"۔ [14]

یعنی وہ راوی یہ ہے، وہ ہے، اور ہاتھ ہلاتے تھے۔

درحقیقت یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے معمولی ضعف کا اشارہ ہوتا تھا۔[15]

۴۔ مؤثر جرح کی طرف اشارہ

عمر بن الولید الشنی کے بارے میں علی بن المدینی کہتے ہیں:

"سمعت يحيى بن سعيد وذكر عمر بن الوليد الشنى فقال بيده يحركها كأنه لا يقويه، قال على فاسترجعت انا فقال مالك؟ قلت إذا حركت يدك فقد اهلكته عندي، قال ليس هو عندي ممن أعتمد عليه ولكنه لا بأس به"۔ [16]

میں نے یحییٰ بن سعید کو عمر بن الولید الشنی کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے اپنا ہاتھ ہلایا گویا کہ وہ اس کو ضعیف قرار دے رہے ہوں۔ علی بن المدینی کہتے ہیں کہ میں نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہا تو وہ کہنے لگے، کیا ہوا؟ میں نے کہا: میرے نزدیک آپ کا ہاتھ ہلانا اس کو تباہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا: وہ ان میں سے نہیں ہے جس پر میں اعتماد کرتا ہوں، پھر بھی وہ کسی حد تک قابل قبول ہے۔

(ع) سر ہلانا

کسی راوی کے بارے میں سر ہلا کر جواب دینے سے یہ مفہوم اخذ کیا جاسکتا ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے اور قابلِ قبول نہیں ہے۔ بعض اوقات یہ اشارہ زبانی رائے کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ بعض اوقات زبانی رائے کے بغیر۔

علی بن المدینی فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے کہا کہ عبد الرحمٰن بن مہدی بصرہ کے دو راویوں کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔

انہوں نے استفسار فرمایا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: زیاد ابو عمر۔

"فحرك يحيى رأسه وقال: كان يروى حديثين أو ثلاثة ثم جاء بعد بأشياء وكان شيخا مغفلا لا بأس به فإما الحديث فلا"۔ [17]

پس میری بات سن کر یحییٰ نے سر ہلایا اور فرمایا کہ وہ دو یا تین حدیثیں بیان کرتا تھا، پھر بعد میں کچھ اور چیزیں لے آیا، وہ غافل (بے وقوف) شخص ہے لیکن اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ

حدیث کے معاملہ میں وہ ثقہ نہیں ہے۔

ابن ابی حاتم بیان فرماتے ہیں:

"سألت ابا زرعة عن يعقوب بن كاسب فحرك رأسه"۔ [18]

میں نے ابوزرعہ سے یعقوب بن کاسب کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے سر ہلا دیا۔

(ہ) ہاتھ جھٹکنا

کسی راوی کے بارے میں ہاتھ جھٹک کر جواب دینے سے یہ مراد لی جاسکتی ہے کہ اس راوی میں شدید جرح پائی جاتی ہے۔
امام ابو حاتم نے لوط بن یحییٰ کے بارے میں ہاتھ جھٹک کر اپنی رائے کا اظہار کیا۔

"سألت أبا حاتم عنه ففض يده"۔ [19]

اسی طرح امام دار قطنی نے علی بن سعید بن بشیر الرازی کے بارے میں ہاتھ جھٹک کر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ [20]

(ی) منہ ٹیڑھا کرنا

کسی راوی کا ضعف بیان کرنے کے لیے بعض محدثین کرام منہ ٹیڑھا کر کے جرح کا اظہار کرتے ہیں۔
امام مدینی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن جعفر المعروف بغندر کے بارے میں بیان فرماتے ہیں:

"كنت إذا ذكرت غندرا ليحيى بن سعيد عوج فمه كأنه يضعفه"۔ [21]

جب بھی میں یحییٰ بن سعید کے سامنے غندر کا ذکر کرتا تھا تو وہ منہ ٹیڑھا کر لیتے تھے، جیسے اس کو ضعیف قرار دے رہے ہوں۔

سطورِ بالا میں دلائل کی روشنی میں ممکنہ طور پہ اشارات و کنایات کا تذکرہ سپردِ قرطاس کیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض اشارات جرح کو جبکہ بعض تعدیل اور بعض جرح و تعدیل دونوں کو متضمن ہیں جیسے کہ سطورِ بالا سے واضح ہو رہا ہے۔

۳۔ مختلف آوازوں کا استعمال

اشارات و کنایات کے ساتھ جرح و تعدیل میں مختلف آوازوں کا استعمال بھی ہوتا تھا، ان آوازوں سے کسی کو عادل یا مجروح قرار دیا جاتا تھا اور عرفِ عام کے تقاضوں کے تحت اس حقیقت کا ادراک بخوبی ہو جاتا تھا کہ یہ آواز جرح کے لئے ہے یا تعدیل کے لئے اور جرح و تعدیل کس درجہ کی ہے اس میں تخفیف ہے یا تشدید وغیرہ۔ ذیل میں ایسی ہی کچھ آوازوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(الف) چیخنا

بعض اوقات کچھ محدثین کرام کسی راوی کے تذکرہ پر اس کے ضعف کو ثابت کرنے کے لئے چیخ و پکار کرتے تھے،

اس سے مقصود اس راوی کے ضعف کو واضح طور پہ بیان کرنا ہوتا تھا۔ بسا اوقات یہ چیخنا چلّانا اس وقت ہوتا تھا، جب کسی راوی کے متعلق سوال کی کثرت ہونے لگے۔

حضرت ابن ابی حاتم فرماتے ہیں:

"قلنا لشعبة. لقيت زكريا سمع من أبى إمامة؟ فجعل يتعجب، ثم ذكره فصاح صيحة"۔ [22]

ہم نے حضرت شعبہ سے سوال کیا، کیا زکریا نے ابو امامہ سے سنا ہے؟ تو وہ تعجب کرنے لگے۔ پھر پوچھا گیا تو انہوں نے ایک چیخ ماری۔

ابو محمد کہتے ہیں:

"دل صيحة شعبة انه لم يرض زكريا"۔ [23]

شعبہ کی چیخ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زکریا سے راضی نہیں ہیں۔

(ب) طنزیہ مسکراہٹ

کسی راوی کے بارے میں استہزائی انداز میں ہنسنے کے ذریعے جواب دینا اس بات کی علامت ہے کہ وہ محدث اس راوی سے خوش نہیں ہے اور اس راوی کے بارے میں وہ شکوک وشبہات کا شکار ہے۔

عیسیٰ بن میناء قانون ایک راوی ہیں، ان کے بارے میں احمد بن صالح البصری سے سوال کیا گیا:

"فَضَحِكَ وَقَالَ تكتبون عَن كل أحد"۔ [24]

تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا: تم ہر شخص سے روایت لکھ لیتے ہو۔

(ج) تھوکنا

کسی راوی کے ذکر پر تھوکنا اس راوی سے راضی نہ ہونے کی دلیل ہے اور یہ شدتِ ضعف پر دلالت کرتا ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب الکفایہ میں ذکر کیا ہے کہ جب یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے حجاج بن الشاعر کے بارے میں سوال کیا گیا:

"فَبَزَقَ لَمَّا سُئِلَ عَنْه"۔ [25]

پس اس سوال پر انہوں نے تھوک دیا۔

مذکورہ بالا روایت سے واضح ہوتا ہے کہ راوی کے ذکر پر تھوکنا شدتِ غضب کی علامت ہے جو کہ اس راوی کے کذب یا ضعف کی میں شدت کی وجہ سے ہے۔

خلاصہ کلام

سطورِ بالا کے مندرجات سے واضح ہوتا ہے کہ اظہارِ جرح وتعدیل کے لیے زبانی اقوال کے ساتھ ساتھ جسمانی حرکات وسکنات سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ جبکہ یہ حقیقت بھی طشت از بام ہے کہ زبانی کلام کی نسبت جسمانی حرکات و سکنات کی صورت میں جرح وتعدیل دقیق نظری اور بصیرت کا تقاضا کرتی ہے، اس کے بغیر درست مفہوم یا مراد تک رسائی ممکن نہیں ہوتی۔

اسی طرح بعض اشارات ایسے ہیں جو متشددہیں جبکہ بعض مخفف ہیں، بعض اشارات ایسے ہیں جن سے جرح واضح ہوتی ہے جبکہ بعض سے تعدیل، بعض اشارے ایسے ہیں جن سے دونوں مفہوم اخذ کیے جاسکتے ہیں، مؤخر الذکر صورت میں قرائن کے ذریعے اسے جرح یا تعدیل قرار دیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان اشارات یا حرکات وسکنات کو سمجھنے کے لیے دیگر محدثینِ کرام کے کلام سے بھی رہنمائی لی جاسکتی ہے۔

اسی طرح بعض اشارے یا حرکات بعض محدثین کے ساتھ مخصوص ہیں، اس قسم کے اشارات کی تفہیم کے لئے اس محدث کی عمومی عادت کو ملحوظِ خاطر رکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ الذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵م، ۷/ ۱۰۰

2۔ ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، تھذیب التھذیب، مطبع دائرۃ المعارف النظامیہ، الھند، ۱۳۲۶ھ، ۴/ ۲۹۸

3۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی، تاریخ بغداد، دار الغرب الاسلامی، بیروت، ۱۴۲۲ھ، ۷/ ۷۵

4۔ العقیلی، محمد بن عمرو، الضعفاء الکبیر، دار المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴م، ۴/ ۲۹۳

5۔ ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، تھذیب التھذیب، ۱/ ۶۴۔۶۵

6۔ الجرجانی، ابو احمد بن عدی، الکامل فی ضعفاء الرجال، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷م، ۸/ ۱۷۱۔ ۱۷۲

7۔ الذھبی، محمد بن احمد، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳م، ۲/ ۱۸۵

8۔ العقیلی، محمد بن عمرو، الضعفاء الکبیر، ۳/ ۲۵۹

9۔ ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، تھذیب التھذیب، ۸/ ۳۸۸

10۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی، تاریخ بغداد، ۱۲/ ۱۳۲؛ الذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، ۶/ ۱۰۸

11۔ ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۲۷۱ھ / ۱۹۵۲م، ۱/ ۸۰

12۔ یحیٰی بن معین، تاریخ ابن معین: روایۃ عثمان الدارمی، دار المامون للتراث، دمشق، ۱/ ۸۷

13۔ ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، ۳/ ۵۳

14۔ الذھبی، محمد بن احمد، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ۲/ ۵۵۳

15۔ڈاکٹر سہیل حسن، علم جرح وتعدیل، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۴م، ص ۲۰۳

16۔ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، ۶/ ۱۳۹

17۔ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، ۳/ ۵۴۷

18۔ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، ۹/ ۲۰۶

19۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، لسان المیزان، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۱م، ۴/ ۴۹۲

20۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، لسان المیزان، ۴/ ۲۳۱

21۔ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، تھذیب التھذیب، ۹/ ۹۸

22۔ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، ۳/ ۵۹۲

23۔ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، ۳/ ۵۹۳

24۔الذہبی، محمد بن احمد، المغنی فی الضعفاء، المحقق: الدکتور نور الدین عتر، ۲/ ۵۰۲

25۔خطیب بغدادی، احمد بن علی، الکفایۃ فی علم الروایۃ، المکتبۃ العلمیۃ، مدینۃ منورۃ، س ن، ۱/ ۱۱۳